80

مہمانوں سے حسن سلوک کی نصیحت

(فرمودہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

چونکہ کل مجھے سر درد کا دورہ ہو گیا تھا۔ آج معلوم ہوتا ہے کہ بخار ہو گیا ہے۔ اس لئے مختصراً دوستوں کو ان باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جن کی طرف جلسہ سالانہ کے موقعہ پر توجہ دلایا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو مہمان اگلے جمعہ میں آجائیں گے۔ بلکہ ابھی سے آنے لگے ہیں قادیان کے لوگ جو مہمانوں کی خدمت کا کام کرتے ہیں ان کو بعض دفعہ اپنی طبیعت اور خواہش کے خلاف باتیں دیکھنی اور سننی پڑتی ہیں کیونکہ جلسہ کے موقع پر جو لوگ آتے ہیں ان میں بعض کمزور طبع ہوتے ہیں اور بعض غیر احمدی ہوتے ہیں اور بعض جوشیلے لوگ ہوتے ہیں۔ پھر سفر میں صابر بھی جوشیلے ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ریل کے سفر میں بعض دفعہ سمجھدار لوگ بھی سختی کر بیٹھتے ہیں۔ تو وہاں جہاں نہ چارپائی میسر ہو اور نہ کھانے کا وقت مقرر ہو اور متواتر کئی دن کا سفر ہو۔ تو کمزور طبائع یعنی وہ لوگ جو صحت کے لحاظ سے کمزور ہوں۔ یا جن میں اخلاص کی کمی ہو۔ یا جن کو سلسلہ سے تعلق کم ہو یا نہ ہو۔ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کارکنوں کو ناپسند ہوتی ہیں۔ مگر دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان سخت باتوں کو خیال میں نہ لائیں اور حتی الوسع مہمان کو آرام پہنچانے کی کوشش کریں۔

یاد رکھو کہ زندگی ایک موقع ہے کہ جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ہم لوگ تناسخ کے قائل نہیں کہ بار بار اس دنیا میں آئیں گے۔ اور پھر نجات پائیں گے۔ بلکہ ہمارے لئے ایک ہی موقع ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کو نادانی اور بے وقوفی سے کھو دیں۔ اگر اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اگلے جہاں کے لئے سامان نہ کیا تو دوسرا موقع کوئی نہیں۔ اس لئے اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور اس کو بوجھ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ یہ مصیبت نہیں بلکہ انعام ہے۔

لوگوں کو شکائت ہوتی ہے کہ فلاں شخص بڑا ہو گیا۔ اس کو ترقی کا موقع مل گیا اگر ہمیں موقع ملتا

تو ہم بھی بڑے ہو جاتے اگر ایک شخص بڑا جرنیل ہے تو اس لئے کہ اس کو موقع مل گیا ایک دوسرا شخص جو محنتی زمیندار کی طرح اپنی عمر گذار دیتا ہے۔ اگر اس کو موقع ملتا تو وہ بھی جرنیل ہو جاتا۔ پس بہت سے لوگوں کو شکایت ہوتی ہے کہ انکو موقع نہیں ملا مگر افسوس ان پر ہو گا جن کو موقع ہے۔ اور وہ اس کو ضائع کردیں۔ ہمارے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ ہمیں موقع ملا ہے۔ دوسروں کو شکایت ہے کہ ان کے لئے موقع نہیں مگر ہمارے لئے موقع مہیا کیا گیا ہے۔ کہ ہم جانی اور مالی قربانی اور خیالات کی قربانی کریں۔ جانی قربانی یہی نہیں کہ تلوار سے سر کٹوایا جائے بلکہ آرام کی زندگی چھوڑ کر تبلیغ کے لئے دور دراز سفر پر جانا بھی جانی قربانی ہے۔ پھر احساسات کی قربانی تم کو کرنی پڑتی ہے خیالات قدیم کو چھوڑنا پڑتا ہے پس کوئی قربانی نہیں جس کا تم کو موقع نہ دیا گیا ہو۔ جانیں تمہیں قربان کرنی پڑتی ہیں وقت تمہیں قربان کرنا پڑتا ہے۔ آرام کی قربانی کا موقع تمہارے لئے ہے خیالات کی قربانی کا موقع تمہارے لئے ہے۔ غرض ہر قسم کی قربانیوں کا دروازہ تمہارے لئے کھولا گیا ہے۔ جو ان قربانیوں کو بجا لائیں گے وہ خدا کے پیار کے جنت کو پالیں گے اور جو نہیں کریں گے وہ **من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھوفی الاخرۃ اعمٰی** کے مصداق ہونگے۔ میں یہ نصیحت کرتا ہوا اپنا فرض ادا کرتا ہوں۔ مانو یا نہ مانو یہ تمہارا اختیار ہے۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ تم ضرور مانو گے کیونکہ تم نے اپنے اس وقت تک کے عمل سے دکھا دیا ہے کہ تم ماننے کے لئے تیار ہو۔ پس اپنے اعمال کو درست کرو۔ اور اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اور نقصوں کو دور کرو۔ اگر یہ کرو گے تو مرنے سے پہلے آخرت کے لئے کچھ کر لو گے۔

(الفضل ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۲ء)